# سوال

(420) بچوں کی تربیت کی خاطر پیدائش میں وقفہ کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اپنے ذاتی مسائل و وسائل کو سامنے رکھتے ہوئے وقت کے تقاضوں کے مطابق موجودہ بچوں کی صحیح طور پر تعلیم و تربیت کی خاطر کیا مزید بچے پیدا نہ کرنے کی گنجائش ہے ؟ بے شک رزق اللہ دیتا ہے اور بھوکوں کوئی نہیں مرتا مگر یہ بات مشاہدہ کی ہے کہ کم وسائل والے آدمی کی کثیر اولاد مناسب تعلیم و تربیت کی کمی یا نہ ہونے کی وجہ سے خود بھی ناگفتہ بہ حالت میں ہوتے ہیں کیوں کہ حالات کے پیش نظر عمومی معیار زندگی بدل گیا ہے جو چیزیں کل کلاں عیش و عشرت کا سامان تھیں آج ضروریات زندگی بن چکی ہیں ان کا انکار کرنا مشکل امر ہے کیونکہ انسان کو انسانوں کی طرح رہنے کا حق ہے مزید یہ کہ آسودگی میں انسان دین ومذہب پر بھی توجہ دیتا ہے کہ جہالت وافلاس نے منکر انسانوں کو شرک و گمراہی میں دھکیلا ہوا ہے بے شک اس کے مقابلہ میں کثرت دولت بری چیز ہے جو عیاشی اور تکبر کو جنم دے کر انسانوں کو گمراہ کرتی ہے مگر سوال کا مدعا اوسط درجہ کی زندگی کے حصول کے متعلق ہے ۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس طرح کی حیلہ سازی دراصل عقیدہ توحید میں ضعف و کمزوری کی مظہر ہے اللہ رب العالمین صرف انسان کا روزی رساں نہیں بلکہ ہر ذی روح اور متنفس کی روزی کا ذمہ اس نے پہلے روزے سے لیا ہوا ہے ہر جنس کو اس کی طبیعت کے مطابق رزق مہیا کر کے اپنے رزاق ہونے کا ثبوت ہر آن دے رہا ہے ۔

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ‌ ۵۸ ... سورة الذاريات

لیکن کمزور فطرت انسان ہے کہ اس کے دل و دماغ میں یہ بات سماتی نہیں محدود وسائل پر عارضی تسلط کی وجہ سے اپنے کو رزاق سمجھ بیٹھا ہے کسی اولاد کی صورت میں صحیح تعلیم و تربیت کا دعویٰ محض ایک مفروضہ ہے جس کا حقیقت حال سے کوئی تعلق نہیں لیل و نہار ہمارے مشاہدے میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ تعلیم و تربیت سے عاری ۔

شریعت اسلامیہ میں تکثیر اولاد میں ترغیب کے نصوص سے یہ بات عیاں ہے کہ اسلام میں تحدید نسل کا کوئی تصور نہیں راوی کا بیان بصرہ میں حجاج کی آمد 75 (ہجری) کے وقت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقیقی بچے ایک سو بیس سے اوپر فوت ہو چکے تھے ( صحيح البخاري كتاب الصوم باب من زار قوما ..... (۱۹۸۲) صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل انس رضی اللہ عنہ (٦٣٧٦) (باب من زار قوما فلم يفطر عندهم)

اور صحیح مسلم میں اسحاق بن ابی طلحہ کی روایت میں ہے زندہ اولاد و احفاد سو قریب تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بایں الفاظ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا کی تھی ۔

«اللھم ارزقہ مالا وولدا وبارک لہ» صحیح البخاري کتاب الصوم باب من زار قوما.....(۱۹۸۲) صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل انس رضی اللہ عنہ (٦٣٧٦)

اس بناء پران کا باغ سال میں دو دفعہ ثمر آور ہوتا تھا۔ دراصل جب سے ہم میں فکر جہاد مفقود ہوئی ہے۔ اس وقت سے ہم کمی اولاد کی برکات کے وسوسوں میں بتلا ہوگئے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ جذبہ سلیمانی علیہ السلام کو لے کر مسابقت کی راہ اختیار کرتے لیکن ہماری ترقی معکوس ہے رب العزت سب کو سمجھ عطا فرمائے۔ پھر آسودگی کا دین ومذہب کی طرف توجہ کا باعث بننا محض خوش فہمی ہے۔تاریخ اوائل اس کی نفی کرتی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

# ج1ص722

محدث فتویٰ